



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح کے بارے میں کیا حکم ہے اور اس کی رکعات کتنی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

نماز تراویح سنت ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز ادا کی۔ لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رات نماز پڑھی اور لوگوں کی بھی کثیر تعداد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، پھر لوگ اسی طرح تیسری یا چوتھی رات میں بھی جمع ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے اور جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا:

(قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فِي ثَلَاثَةِ رَكَعَاتٍ... ح ۶۱۰۰)

”تم لوگوں نے جو کیا میں نے اسے دیکھا ہے اور گھر سے میں اس لیے نہیں نکلا کہ مجھے یہ خدشہ لاحق ہو کہ کہیں اس نماز کو تم پر فرض قرار نہ دے دیا جائے۔“

اس واقعہ کا تعلق رمضان سے ہے۔ نماز تراویح کی رکعات کی تعداد گیارہ ہے کیونکہ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان سے سوال کیا گیا کہ رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسے

ہو ا کرتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا:

(كَانَ يَخْرُجُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى عَشْرَةِ رَكَعَاتٍ... ح ۱۱۳۴۰ و صحیح، مسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل... ح ۴۸۰۰)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔“

اگر کوئی تیرہ رکعت پڑھ لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً... ح ۱۱۳۸۰ و صحیح، مسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ودعاؤه... ح ۶۲۰۰)

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعت تھی۔“

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی رکعات کی تعداد تیرہ تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی نماز تراویح کی تعداد گیارہ ہی ثابت ہے جیسا کہ موطا میں اس سند کے ساتھ ثابت ہے، جو تمام سندوں میں سب سے زیادہ صحیح سند ہے۔ اگر اس سے زیادہ رکعات بھی پڑھ لی جائیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب رات کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ دو دو رکعت ہے۔ (صحیح البخاری، الوتر، باب ما جاء في الوتر، حدیث: ۹۹۰۰)

اور پھر آپ نے تعداد کی کوئی حد مقرر نہ فرمائی۔ سلف سے اس بارے میں مختلف معمولات ثابت ہیں کیونکہ اس مسئلہ میں کافی گنجائش ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ اس تعداد کو اختیار کیا جائے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ ہے گیارہ یا تیرہ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین میں کسی سے یہ ثابت نہیں کہ ان کا تیس رکعات پڑھنے کا معمول بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے گیارہ رکعات ہی ثابت ہیں۔ انہوں نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت (تیمم الداری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھایا کریں۔ (الموطا الامام مالک، الصلاة، باب ما جاء في قيام رمضان، حدیث: ۲۸۰۰)

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شایان شان بھی یہی بات ہے کہ ان کا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔

ہمیں اس بارے میں نہیں معلوم کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ۲۳ رکعات سے زیادہ پڑھی ہوں بلکہ ظاہر اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے علاوہ ازیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کو اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے اور بلاشبہ! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع بھی جت ہے کیونکہ اس میں وہ خلفائے راشدین بھی ہیں جن کے اتباع کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور پھر وہ اس امت کے خیر القرون بھی گردانے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ نماز تراویح کی رکعات میں اجتہاد کی گنجائش ہے، لہذا اس مسئلہ کو امت کے اقتضار و خلفشار کا سبب نہیں ہونا چاہیے، خصوصاً جب سلف سے اس کے بارے میں مختلف معمولات منقول ہیں اور ایسی کوئی دلیل نہیں جو اس مسئلہ میں اجتہاد سے مانع ہو۔ کسی اہل علم نے اس کے اجتہاد کی مخالفت کرنے والے سے کیا خوب کہا کہ آپ نے میری مخالفت کر کے درحقیقت میری تائید کی ہے کیونکہ ہم دونوں کی رائے یہ ہے کہ اجتہادی مسائل میں انسان جس بات کو حق سمجھے اس کے لیے اس کا اتباع کرنا واجب ہے۔

!ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پسند اور رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام](#)

عقائد کے مسائل : صفحہ 296

[محدث فتویٰ](#)

